تحریکی طلباء سے تنظیمی استفادہ کیونکر ممکن ہے؟

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

ہماری تحریکی ضرورت یہ ہے کہ شہروں، قصبوں، دیہاتوں، تحصیلوں، ضلعوں اور صوبوں کی سطح پر ایسے تربیت یافتہ لوگ ہوں جو تحریک منہاج القرآن کے عظیم مشن کو بڑی سرعت کے ساتھ منزل کی طرف لے جائیں اور ہر جگہ پر افراد کا ایک ہجوم اور ایک کثیر تعداد مشن میں ان کی کاوشوں کے باعث شامل ہورہی ہو۔ اب سوال یہ ہے ایسے افراد کہاں سے میسر آئیں اور انہیں کیسے تیار کیا جائے کہ مشن کے مقاصد کے حصول میں ہمیں بے مثال کامیابی حاصل ہو۔

افرادی قوت کی تیاری کی ضرورت

جہاں تک افراد کے میسر آنے کا تعلق ہے تو اب تک ہمیں گذشتہ 25 سے 30 سالوں کے دوران فیلڈ ہی سے افراد میسر آئے ہیں، ان افراد کی فراہمی کے حوالے سے بہت بڑا کردار ہماری ہر سطح کی تنظیمات نے ادا کیا ہے بلاشبہ اس سلسلے میں اہم کردار ہماری مرکزی تنظیم نے ادا کیا ہے۔ مسلسل اور مستقل عمل نے تحریک کے لئے ہر سطح پر قابل شمار افراد ضرور تیار کردیئے ہیں لیکن منظّم افراد کے حوالے سے جتنی ہماری تحریکی ضرورت ہے اس قدر افراد ہمیں میسر نہیں ہیں۔ اس تناظر میں قائد محترم ماضی و حال میں مرکزی تنظیم کو اس سمت مسلسل متوجہ کرتے رہے ہیں۔ بہر حال یہ ایک ایسی ضرورت ہے جس کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں، یہ ضرورت وقتی نہیں بلکہ مستقل ہے، اس ضرورت کی تکمیل کے لئے ہمیں ایک مستقل عمل کی ضرورت ہے اس مقصد کے لئے تحریک میں موجود تمام ذرائع کو آزمانا اور استعمال میں لانا ہمارا تحریکی فریضہ ہے۔

تعلیمی اداروں اور تنظیمات کا کردار

میری دانست کے مطابق ہمارے عظیم قائد نے جہاں تنظیم کے اندر افراد کی تیاری کا ایک سلسلہ ہمیں

عطا کیا ہے وہاں افراد کی تیاری کا ایک مضبوط طریقہ تعلیمی اداروں کی صورت میں بھی دیا ہے، میں اپنی عملی تنظیمی سوچ اورتحریکی مشاہدے کے طور پر پورے یقین کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اگر ہماری مرکزی تنظیم تحریکی تعلیمی اداروں پر بھی تنظیمات کی طرح سوفیصد اس ضرورت کی تکمیل کے لئے اپنی کاوشوں کومرتکز کرے تو ان شاء اللہ افرادی قوت کے حوالے سے یہاں نتائج بہت جلد اور غیر معمولی میسر آسکتے ہیں۔

اگر ہم اپنے تعلیمی اداروں میں سرِ دست منہاج کالج آف شریعہ اینڈ ماڈرن سائنسز اور منہاج گرلز کالج کو ہی Focuss کرلیں، یہاں پڑھنے والے طلباء و طالبات تحریک پڑھنے اور تحریک کے لئے عملاً کچھ کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی تربیت بھی لیں اور عملاً جزوی طور پر دعوتی تنظیمی ذمہ داری بھی لیں تو یقیناً جامعہ سے فراغت کے بعد ان کا کردار اپنے اپنے علاقوں میں بہت زیادہ موثر ہوجائے گا۔

افرادی قوت کی تیاری کی قرآنی اہمیت

ہمیں افراد کی تیاری کے سلسلہ کو ہر دو سطح پر جاری رکھنا ہے خواہ وہ تنظیمات کی سطح پر ہو یا تعلیمی اداروں کی، یہ امر ایک مستقل تحریکی عمل ہے جو قرآنی ہدایت کے تناظر میں ہمیں مسلسل جاری رکھنا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ. (الانفال،۸: ۶۰)

’’اوران کے مقابلے کے لئے تم سے جس قدر ہوسکے قوت مہیا کرو‘‘۔

مشن وتحریک کے لئے جب ہم قوت کی بات کرتے ہیں تو اس قوت کے اہم اجزاء میں سے ایک اہم جزو افراد کی کثرت و رفاقت اور افراد کی ہمہ جہتی تیاری ہے۔

اب سوال یہ ہے منہاج کالج آف شریعہ اینڈ ماڈرن سائنسز اور منہاج گرلز کالج میں پڑھنے والے طلباء و طالبات کومشن وتحریک کے لئے کیسے تیار کیا جائے کہ وہ عملی زندگی میں ہر اعتبار سے مشن کا اثاثہ ہوں اور بعد از فراغت منہاجینز اور منہاجیات کا لقب ونسبت ان کے لئے باعث فخر ٹھہرے۔

تحریکی تعلیمی اداروں کا فریضہ

منہاجینز اور منہاجیات کی تیاری کے سلسلے میں ایک اہم پہلو تعلیمی و تربیتی ہے جبکہ دوسرا تنظیمی و تحریکی ہے۔ پہلا پہلو یعنی تعلیمی و تربیتی تحریکی تعلیمی اداروں کی بنیاد اور اساس کا کام کرتا ہے اس لئے اس پہلو پر ہر دور میں بھرپور توجہ دی گئی ہے۔ کچھ جزوی کمزوریوں کے ساتھ مجموعی طور پر کامیابی کے ساتھ یہ اپنے اہداف کو حاصل کررہا ہے جبکہ دوسرا پہلو یعنی تنظیمی و تحریکی باوجوہ زیادہ توجہ حاصل نہ کرسکا جس کی وجہ سے فیلڈ میں منہاجینز اور

منہاجیات سے مطلوبہ نتائج نہ لئے جاسکے۔

اب یقیناً ذہن میں سوال پیدا ہوگا کہ دوسرے پہلو یعنی تنظیمی و تحریکی تربیت پر کیسے اور کس طرح زیادہ توجہ دی جاسکتی ہے میری نظر میں درجہ ذیل چند جہتیں ہیں جن پر توجہ دی جائے تو ہم اپنے تعلیمی اداروں کے ذریعے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں ہر سطح پر تحریک کی ایک قیادت کو تیار کرکے غیر معمولی تحریکی و مشنری نتائج کو بہت جلد حاصل کرسکتے ہیں۔

دعوتی سطح پر تیاری

طلباء و طالبات کو ایک اچھا داعی بنایا جائے۔ یہ دعوت خواہ خطابت کی صورت میں ہو یا کتابت کی ہیئت میں یعنی تقریری ہو یا تحریری، ہر صورت میں موثر ہو۔ دعوت کی دونوں صورتوں میں زمانہ طالبعلمی میں طلباء و طالبات کو ایک نظام کے تحت لازمی بنیادوں پر اس سے گزارا جائے ہر کسی کو ان دونوں کے لئے مواقع فراہم کئے جائیں۔ تمام طلباء و طالبات کو تقریری مشق سال اول سے سال ہفتم اور سال آخر تک کرائی جائے، لکھنے کے لئے ان کی لازمی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ہر کلاس کو اپنے اپنے تعلیمی ادارے میں دو سال مکمل کرنے کے بعد اب عملاً فیلڈ میں اتار دیا جائے جب یہ طلباء و طالبات چھٹیوں میں اپنے گھروں میں جائیں تو اپنے اپنے علاقوں میں دعوت کا کام کریں۔ تنظیمات مختلف مقامات پر ان کے خطابات کرائیں۔

ناظم و معاون دعوت بنایا جائے

ہر ایک تنظیم شریعہ کالج اور گرلز کالج میں پڑھنے والے طلباء طالبات سے دعوت کا کام لے ان کو تنظیم میں باقاعدہ نائب ناظم دعوت، نائب ناظمہ دعوت، معاون ناظم و ناظمہ، ممبر دعوتی کمیٹی، ممبر نظامت دعوت۔ غرضیکہ کوئی نہ کوئی عہدہ ان کی صلاحیت کے مطابق دے دیا جائے۔ اس ضمن میں سارے خدشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے میں عرض کروں گا ایک مرتبہ تجربہ تو کرکے دیکھ لیں قبل از وقت تخمینات سے ہم شاید اچھے نتائج حاصل نہ کرسکیں۔ اس لئے بلا جھجک جامعہ اور گرلز کالج میں پڑھنے والوں کو یہ ذمہ داری دیں ان شاء اللہ نتائج تحریک کے حق میں ہوں گے۔

مشاہدہ بعد از تجربہ نتیجہ خیز ہے

امید ہے اس عمل سے آپ کو اپنے علاقے میں بہت تھوڑے عرصے میں تحریک اور ویمن لیگ کی سطح پر

ناظمین و ناظمات دعوت میسر آئیں گے ہمیں کبھی تو اس حقیقت کی طرف بڑھنا ہے اور وہ بڑھنا آج ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ہر سطح کی تنظیمات یہ عمل شروع کردیں تو پھر ہمارے پاس تحریک میں صرف 12 نہیں بلکہ 12 سو ناظمین و ناظمات دعوت ان شاء اللہ ہوں گے۔

تنظیمی سطح پر تیاری

فیلڈ میں وہ منہاجینز اور منہاجیات نمایاں سطح پر دکھائی دیتے ہیں جو خود کو تحریک کی کسی بھی سطح کی تنظیم سے وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ فارغ ہونے والے منہاجینز میں سے زیادہ تر ایسے افراد ہیں جو فراغت کے بعد گوشہ گمنامی میں چلے گئے ہیں ان کو تنظیمی سطح پر زندہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اس لئے کہ ان کا تعلق کسی روایتی تنظیم و جماعت سے نہیں بلکہ ایک اصلاحی و انقلابی تحریک سے ہے۔ تحریک افراد کو ضائع نہیں کرتی بلکہ ہر دم نئے افراد کو اپنے دامن سے وابستہ کرتی ہے۔ یہ تحریک کے لئے کیسے ممکن ہے؟ کہ وہ وابستہ ہونے والوں کو ناوابستگی کی طرف جانے دے، یہی وجہ ہے کہ منہاجینز پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے 1998ء میں فرمایا تھا کہ ''میرا وہ شاگرد جو تحریک منہاج القرآن میں کسی بھی سطح پر کوئی بھی دعوتی، تنظیمی، تربیتی، تعلیمی اور تحریکی ذمہ داری قبول نہ کرے وہ میرا روحانی بیٹا ہی نہیں''۔

تحریکی تعلق ایک دائمی تعلق ہے

عظیم قائد کا یہ فرمان تمام منہاجینز اور منہاجیات کو اسی حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ تحریک سے ان کا تعلق دائمی ہو اور وہ کسی بھی صورت میں منقطع نہ ہونے پائے۔ اس میں کوئی شک نہیں تنظیم افراد کی صلاحیتوں کو نکھارتی ہے اور ان میں قائدانہ اوصاف کو اجاگر کرتی ہے اور بڑے سے بڑے چیلنج سے نمٹنے کا جذبہ دیتی ہے اور قوم کی امیدوں کا مرکز بناتی ہے میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ جس کو زمانہ طالب علمی میں ''تنظیمی جراثیم'' لگ جائیں وہ کبھی بھی عملی زندگی میں تنظیم سے جدا نہیں رہ سکتا۔

تنظیموں میں افراد کی بڑی اہمیت ہوا کرتی ہے افراد سے ہی تنظیمی مقاصد کا حصول ممکن ہوتا ہے افراد کو تنظیمی بنانا ایک مسلسل عمل ہے جس کے کرتے رہنے ہی سے نتائج سامنے آتے ہیں اگر ہم اپنے اپنے شہروں اور علاقوں میں نئے تنظیمی افراد چاہتے ہیں تو پھر نئے افراد کو آگے آنے کا موقع دیں اور ان کی ہر طرح کی حوصلہ افزائی کریں۔

(جاری ہے)